السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوڈان میں اسلامک فرنٹ مختلف تحریکوں کی موجوگی میں سرگرم عمل ہے اور سوشلسٹوں اور مغرب زدہ لوگوں سے برسرپیکار رہے، ان مختلف تحریکوں کی موجودگی میں اس طرح کے کام کے بارے میں ہم آپ کی رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لاریب مسلمانوں کا آپس میں باطل مذاہب، گمراہ کن تحریکوں، عیسائی، سوشلسٹ اور ملحد مشنریوں سے جنگ کے سلسلہ میں باہم دگر (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون بہت اہم فریضہ ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کی عظیم ترین صورت ہے اور ارشاد باری تعالی ہے:

وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ 2 ... سورة المائدة

''اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

اور فرمایا:

ادعُ إِلىٰ سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ وَجٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ ... 125 ... سورة النحل

''(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریقے سے ان سے بحث (مناظرہ) کرو۔''

نیز فرمایا:

وَمَن أَحسَنُ قَولًا مِمَّن دَعا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صٰلِحًا وَقالَ إِنَّنى مِنَ المُسلِمينَ 33 ... سورة فصلت

''اور اس شخص سے زیادہ اچھی بات والا کون ہوسکتا ہے، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔''

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خیبر کے یہودیوں کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں اور بتائیں کہ ان پر اللہ تعالی کے کیا حقوق واجب ہیں اس موقعہ پر آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا ''اللہ کی قسم! اگر آپ کی وجہ سے اللہ تعالی ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمادے تو یہ آپ کے لئے سرخ اونٹوں کی دولت سے بھی بہتر ہے۔'' صحیح مسلم میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نیکی کے کسی کام کی طرف راہنمائی کرے، اسے اس نیکی کرنے والے کے برابر اجر وثواب ملتا ہے'' صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تحقیق جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس ہدایت پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر وثواب ملے گا جب کہ عمل کرنے والوں کے اجر وثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی'' امام احمد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مشرکوں کے ساتھ اپنے مال، جان اور زبان سے جہاد کرو'' اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ فرنٹ کو اس بات کی توفیق بخشے جس میں حق کے لئے نصرت اور غلبہ ہو، باطل کا قلع قمع اور داعیان باطل کے لئے ذلت ورسوائی ہو!

فرنٹ کو میری یہ نصیحت بھی ہے کہ یہ اپنی صفوں کو ہر اس چیز سے پاک کرے جو اللہ تعالی کی شریعت مطہرہ کے خلاف ہو اور شریعت مطہرہ پر استقامت وثابت قدمی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے لئے ایک دوسرے کو ہمدردی وخیر خواہی کے جزبات کے ساتھ وصیت بھی کی جائے اور اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے دور کرنے کے لئے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے کہ ارشاد باری تعالی ہے:

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِى الأَمرِ مِنكُم فَإِن تَنٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ذٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا 59 ... سورة النساء

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام (نتیجہ) بھی اچھا ہے۔''

نیز فرمایا:

وَمَا اختَلَفتُم فيهِ مِن شَيءٍ فَحُكمُهُ إِلَى اللَّهِ ١٠ ... سورة الشورىٰ

''اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے (ہوگا)''

اور فرمایا:

وَالعَصرِ ١ إِنَّ الإِنسـٰنَ لَفى خُسرٍ ٢ إِلَّا الَّذينَ ءامَنوا وَعَمِلُوا الصّـٰلِحـٰتِ وَتَواصَوا بِالحَقِّ وَتَواصَوا بِالصَّبرِ ٣ ... سورة العصر

''عصر کی قسم! یقینا تمام انسان نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

اس عظیم صورت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کامیابی، سعادت اور خسارے سے محفوظ رہنے کے صرف چار اسباب ہیں جو اس سورت میں مذکور ہیں یعنی (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان (۲) عمل صالح (۳) ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور (۴) ایک دوسرے کو صبر کی وصیت!

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ فرنٹ کے ارا کین کو ان اخلاق کریمانہ کی توفیق عطا فرمائے، استقامت سے نوازے اور فتح مبین، عظیم کامیابی اور بہترین انجام سے سرفراز فرمائے!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص439

محدث فتویٰ